احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کیلئے

جمعرات 5 مارچ 2009ء

روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

جمعرات 5 مارچ 2009ء 7 ربیع الاول 1430 ہجری 5 امان 1388 ہش جلد 59-94 نمبر 51

جو زبان سنبھالتا ہے

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

جو اپنی زبان کو سنبھالتا ہے اللہ اس کی پردہ پوشی فرماتا ہے اور جو اپنے غصہ کو روکتا ہے اللہ اس سے اپنے عذاب کو روک لیتا ہے اور جو اللہ کے حضور معذرت اور عفو کا طلبگار رہتا ہے اللہ اس کی معذرت قبول فرماتا ہے۔

(مسند ابویعلیٰ جلد 7 صفحہ 302 حدیث نمبر: 4338)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جب انسان کسی کا مقابلہ کرتا ہے تو اسے کچھ نہ کچھ کہنا ہی پڑتا ہے جیسے مقدمات میں ہوتا ہے۔اس لئے آرام اسی میں ہے کہ تم ایسے لوگوں کا مقابلہ ہی نہ کرو۔سدباب کا طریق رکھو اور کسی سے جھگڑا مت کرو۔زبان بند رکھو۔گالیاں دینے والے کے پاس سے چپکے سے گزر جاؤ گویا سنا ہی نہیں اور ان لوگوں کی راہ اختیار کرو جن کے لئے قرآن شریف نے فرمایا ہے (.) اگر یہ باتیں اختیار کرلو گے تو یقیناً یقیناً اللہ تعالیٰ کے سچے مخلص بن جاؤ گے۔اللہ تعالیٰ کو کسی رپورٹ کی حاجت نہیں۔وہ خود دیکھتا ہے اور سنتا ہے اگر تم تین ہو تو چوتھا خدا ہوتا ہے۔اس لئے خدا کو اپنا نمونہ دکھاؤ۔

اگر تمہارے نفسانی جوش اور بدزبانیاں ایسی ہیں جیسے تمہارے دشمنوں کی ہیں پھر تم ہی بتاؤ کہ تم میں اور تمہارے غیروں میں کیا فرق اور امتیاز ہوا؟ تمہیں تو چاہئے کہ ایسا نمونہ دکھاؤ کہ جو مخالف خود شرمندہ ہو جاوے۔بڑا ہی عقلمند اور حکیم وہ ہے جو نیکی سے دشمن کو شرمندہ کرتا ہے۔

ہمیں اللہ تعالیٰ نے یہی فرمایا ہے کہ نرمی اور رفق سے معاملہ کرو۔اپنی ساری مصیبتیں اور بلائیں خدا تعالیٰ پر چھوڑ دو۔یقیناً سمجھو اگر کوئی شخص ایسا ہے کہ ہر شخص کی شرارت پر صبر کرتا ہے اور خدا پر اسے چھوڑتا ہے۔تو خدا تعالیٰ اسے ضائع نہیں کرے گا۔اگرچہ دنیا میں ایسے آدمی موجود ہیں جو ہنسی کریں گے اور ان باتوں کو سن کر ٹھٹھا کریں گے مگر تم اس کی پروا نہ کرو۔خدا تعالیٰ خود اس کے لئے موجود ہے۔وہ خدا پرانا نہیں ہو گیا جیسے انسان بڈھا ہو کر پیر فرتوت ہو جاتا ہے۔خدا تعالیٰ وہی ہے جو موسیٰ علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام کے وقت تھا اور وہی خدا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت تھا۔اس کی وہی طاقتیں اب بھی ہیں جو پہلے تھیں۔لیکن جو کچھ میں کہتا ہوں تم اس پر عمل نہ کرو تو میری جماعت میں نہ رہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے مصالح کو خوب جانتا ہے۔لوگ مجھے کہتے ہیں کہ فلاں شخص نے ہمیں مارا اور (بیت) سے نکال دیا۔میں یہی جواب دیتا ہوں کہ اگر تم جواب دو تو میری جماعت میں سے نہیں۔تم کیا چیز ہو۔صحابہؓ کی حالت کہ ان کے کس قدر خون گرائے گئے۔..................

دیکھو وہ کیسے دنیا سے باہر ہو گئے تھے۔انسان میں جس قدر جوش ہوتے ہیں وہ دنیا کے لئے ہی ہوتے ہیں۔کسی ہنگامہ کی خبر، دنیا کا مال، عزت یا اولاد خدا سے آتی ہے۔اس کے سوا جھوٹی عزتوں کا کیا ہے۔نبیوں سے بڑھ کر عزت کسی کی نہیں۔

مگر دیکھو نہیں کیسے کیسے دکھ دیئے گئے۔نماز میں ان پر گندے گوبر ڈالے گئے۔قتل کے ارادے کئے گئے اور آخر مکہ سے نکالا گیا لیکن خدا تعالیٰ کے حضور آپ کی وہ عزت اور عظمت ہے کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا............(ال عمران:32) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کو خدا تعالیٰ کی محبت کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے۔بغیر اس کے یہ مقام مل ہی نہیں سکتا۔

اب بتاؤ کہ کیا یہ اطاعت کا کام ہے کہ دشمن کا ایسا دشمن بنے کہ جب تک اسے پیس نہ لے اور تکلیف اور دکھ نہ پہنچا لے صبر ہی نہ کرے۔یہ میں جانتا ہوں کہ انسانی فطرت میں یہ بات ہے کہ گالی سے مشتعل ہو جاتا ہے مگر اس سے ترقی کرنی چاہئے۔جو دکھ دیتے ہیں انہیں سمجھو کہ وہ کچھ چیز نہیں۔اگر تم پر خدا راضی ہے۔لیکن اگر خدا تعالیٰ ناراض ہے تو خواہ ساری دنیا تم سے خوش ہو وہ بے فائدہ ہے۔

(ملفوظات جلد پنجم ص 131)

عطیہ برائے گندم

۞ ہر سال مستحقین میں گندم بطور امداد تقسیم کی جاتی ہے اس کار خیر میں ہر سال بڑی تعداد میں مخلصین جماعت احمدیہ حصہ لیتے ہیں۔لہٰذا ہمدرد مخلصین جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں اور برکتوں سے نوازا ہے۔ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس کار خیر میں فراخ دلی سے حصہ لیں۔جملہ نقد عطیہ جات بمد گندم کھاتہ نمبر 14-4550/3 معرفت مکرم افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ارسال فرمائیں۔

(مرزا غلام احمد صدر کمیٹی امداد مستحقین گندم دفتر جلسہ سالانہ ربوہ)

داخلہ برائے جماعت ششم

(اردو میڈیم ہائی سکول نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

۞ اردو میڈیم ہائی سکول نصرت جہاں اکیڈمی دارالنصر غربی میں کلاس ششم سال 2009ء کے لئے داخلہ کا شیڈول درج ذیل ہے۔داخلہ فارم 5 مارچ سے 25 مارچ 2009ء تک ادارہ کے دفتر سے حاصل کر کے 25 مارچ تک دفتر میں جمع کروادیں۔داخلہ ٹیسٹ پانچویں کے سلیبس میں سے اردو، انگلش اور ریاضی کے مضامین کے مورخہ 29 مارچ 2009ء کو ہوگا۔انٹرویو مورخہ 2 اپریل 2009ء کو ہوگا۔منتخب امیدواروں کی لسٹ 5 اپریل 2009ء کو آویزاں کر دی جائے گی سالانہ ڈیوز اور فیس کی وصولی 9 تا 11 اپریل ہوگی۔12 اپریل سے باقاعدہ کلاسز کا آغاز ہو جائے گا۔فیس جمع کرواتے وقت سکول لیونگ سرٹیفکیٹ جو A.E.O سے تصدیق شدہ ہو لف کرنا ضروری ہے۔مزید معلومات کیلئے دفتر سے یا فون نمبر 047-6215834 پر رابطہ فرمائیں۔

(پرنسپل اردو میڈیم ہائی سکول نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

درخواست دعا

۞ مختلف سکولوں اور کالجوں کے امتحانات شروع ہو چکے ہیں۔اور کچھ آئندہ شروع ہوں گے احباب جماعت سے تمام احمدی طلباء و طالبات کی نمایاں کامیابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

مرسلہ: نظارت صنعت وتجارت

احمدی تاجروں کو پوری دیانت سے کاروبار کرنا چاہئے

(خطبہ جمعہ حضرت مصلح موعودفرمودہ 31/اگست 1934ء بمقام قادیان)

میں نے گزشتہ خطبہ میں جماعت کے دوستوں کو اس امر کی طرف توجہ دلائی تھی کہ انہیں بچوں اور نوجوانوں کو نماز کا پابند بنانا چاہئے اور کوشش کرنی چاہئے کہ ہماری جماعت میں کوئی شخص ایسا نہ ہو جو نمازوں کیلئے (بیت الذکر) میں نہ آئے۔ یہ تو میرے وہم میں بھی نہیں آسکتا کہ کوئی احمدی بے نماز ہو اور اگر کوئی ہوگا تو دو چار سو میں شاید ایک ہو اور وہ بھی نئی پود میں سے جس کے متعلق میں سمجھتا ہوں کہ وہ نماز پڑھتے ہیں لیکن صرف نماز پڑھنا کافی نہیں بلکہ اقامت شرط ہے۔ قرآن کریم میں صرف یُصلُون نہیں ہے بلکہ یقیمون الصلوٰۃ آتا ہے۔ اور اقامت صلوٰۃ کے لئے باجماعت نماز پڑھنا ضروری ہے۔ میں سمجھتا ہوں اگر بچوں کو (بیوت) میں اپنے ساتھ لایا جائے تو خواہ ایک لفظ بھی نہ سمجھیں اور نماز کی اہمیت کو پوری طرح محسوس نہ کریں پھر بھی ایک وقت ایسا آئے گا کہ ان کے اندر سچا اخلاص پیدا ہو جائے گا۔ اور انہی بچوں میں سے بزرگ اولیاء پیدا ہونے شروع ہو جائیں گے۔ گویا اس ذرا سے کام سے وہ ماں باپ جن کی اولادیں آوارہ ہیں وہ آئندہ نسلوں کو ولی اللہ بنا سکتے ہیں۔

ایک اور بات جس کی طرف میں خصوصیت کے ساتھ توجہ دلانا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ یہاں کے بعض تاجر دیانت سے کام نہیں لیتے اس لئے ہر محلّہ کے دوستوں کو اپنے اپنے محلّہ کی دُکانوں کے متعلق خیال رکھنا چاہئے کہ ان سے سودا صحیح طور پر ملے۔ چیز خراب نہ ہو اور وزن کم نہ ہو۔ ایک دن مجھے عرقِ گلاب کی ضرورت تھی جو میں نے ایک دُکان سے منگوایا۔ میں نے دیکھا دُکاندار نے پانی میں یوکلپٹس آئل جسے وہ عرق گلاب کے طور پر بیچتا تھا اور یہ ایسی خطرناک بات ہے کہ (دینی) حکومت ہو تو اس کے لئے بڑی سخت سزا ہے۔ دوائیوں میں بے احتیاطی بسا اوقات مُہلک ثابت ہوتی ہے۔ آجکل بہت سے ولائتی ایسنس نکلے ہوئے ہیں اور ان کے ذریعہ ہر چیز کا عرق بنایا جاسکتا ہے۔ مگر وہ گلاب وغیرہ کا عرق نہیں ہوگا اگرچہ اس کی خوشبو ویسی ہی ہو بعض لوگ انہی سے عروق تیار کر لیتے ہیں۔ حالانکہ وہ زہریلے ہوتے ہیں۔ کیونکہ وہ دواؤں سے نہیں بنتے بلکہ ایسنسوں سے بنتے ہیں۔ پھر میرا تجربہ ہے کہ جو آٹا فروخت کیا جاتا ہے اس میں سے نوے فیصدی ایسا ہوتا ہے جس میں کِرکِر ہوتی ہے۔ اور کِرکِر ایسی خطرناک چیز ہے کہ اس سے درد گردہ، پتھری، اور مثانہ وغیرہ کی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں لوگ عام طور پر جلدی جلدی روٹی کھانے کے عادی ہوتے ہیں۔ اس لئے اس نقص کو محسوس نہیں کرتے اگر (دین) کے حکم کے مطابق آہستہ آہستہ اور چبا چبا کر روٹی کھائیں تو انہیں بآسانی معلوم ہو سکے گا کہ عام طور پر جو آٹا فروخت ہوتا ہے اس میں کرک ہوتی ہے مگر لوگ وقار کے ساتھ روٹی نہیں کھاتے حالانکہ رسول کریم ﷺ نے اس کی خاص طور پر ہدایت فرمائی ہے۔

اگر ہماری جماعت کے لوگ کھانے کے متعلق اس ہدایت کی پابندی کرتے تو انہیں اس نقص کا احساس بڑی آسانی سے ہوسکتا تھا۔ کرک ایک سخت تکلیف دہ چیز ہے۔ گردہ اور مثانہ کے امراض اس سے پیدا ہوتے ہیں مگر دکاندار جو آٹا فرخت کرتے ہیں اس میں سے نوے فیصدی بلکہ میں کہوں گا ننانوے فیصدی کرک ہوتی ہے اور دکاندار بھاؤ کرتے وقت یہ خیال نہیں رکھتے کہ ایسا آٹا خریدیں جس میں کرک وغیرہ نہ ہو بلکہ صاف ہو وہ صرف یہ خیال کرتے ہیں کہ چار آنا سستی بوری مل جائے جس کے معنے ہیں کہ وہ بیوپاری کو اجازت دیتے ہیں کہ اس قدر وہ مٹی ملا سکتا ہے اور یہ بھی ویسی ہی بددیانتی ہے جیسا خود مٹی ڈال کر بیچنا۔ پس دوست تاجروں کی اصلاح کی طرف بھی توجہ کریں اور جب انہیں شبہ ہو کہ کوئی دوائی کوئی اور چیز اچھی نہیں تو فوراً مقامی انجمن کے پاس رپورٹ کریں اور اس کا فرض ہے کہ تحقیقات کرے اور کہ شکایت صحیح ہے یا نہیں۔ اگر صحیح تو اس کا ازالہ کرنے کی کوشش کرے۔

ایک دفعہ ہمارے گھر میں ایک بوری آئی اور اسے دیکھ کر میں نے کہا کہ اس میں کِرکِر ہے۔ چنانچہ جب آدمی واپس کرنے کے لئے گیا تو دکاندار نے وہ رکھ لی اور یہ کہہ کر کہ ہمیں علم نہ تھا حضرت صاحب کے گھر جانی ہے اچھے آٹے کی دوسری بوری دے دی جس کے معنے یہ ہیں کہ جہاں اعتراض کا خیال رکھا جائے کہ کوئی دکاندار ایسا آٹا فرخت نہ کرے جس میں کرک یا مٹی کی ملونی ہو اس طرح دوسری اشیاء بھی خراب اور میلی کچیلی نہ ہوں اس سے جسمانی صحت بھی درست ہوگی اور ایمانوں میں بھی چُستی پیدا ہوگی۔ جب قیمت ادا کرنی ہے تو کیوں ناقص چیز لی جائے۔ یہ خیال کرنا کہ چلو تھوڑی سی خرابی ہے اسے جانے دو۔ نہایت ہی معیوب بات ہے اور ایسا کہہ کر بات کو ٹال دینے والا اپنی بددیانتی کا ثبوت دیتا ہے اُس کے اِس قول کے معنے یہ ہیں کہ جب اسے موقع ملے گا وہ اس سے بہت زیادہ بددیانتی کرے گا۔ غرض یہ چیزیں اخلاق کو برباد کر دینے والی ہیں قرآن کریم میں آتا ہے ویل للمطففین یعنی کم تولنے والوں پر خدا تعالیٰ کی لعنت ہوتی ہے۔ دراصل چھوٹی چھوٹی باتیں ہی بڑی باتوں کا پیش خیمہ ہوتی ہیں اس لئے انہیں کبھی نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے۔

ایک دفعہ میں مغرب کی نماز پڑھا رہا تھا اور ایک خاص وجہ سے میں اس میں ایک ہی سورۃ پڑھا کرتا ہوں مگر اس دن ایسا معلوم ہوا کہ باقی سب قرآن مجھے بھول چکا ہے اور صرف ویل للمطففین والی سورۃ یاد ہے میں نے اسے کسی الٰہی حکمت پر محمول کیا اور سمجھا کہ اللہ تعالیٰ کا تصرف ہے۔ نماز کے بعد میں نے حکم دیا کہ سب دکانداروں کے بٹے تولے جائیں۔ چنانچہ بٹے تولنے پر معلوم ہوا کہ کئی ایک کے وزن کم تھے۔ پس میں دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ اس خرابی کو دور کریں۔ دکانداروں کی ہر چیز کو دیکھیں اور خیال رکھیں کہ بھاؤ ٹھیک ہوں۔ وزن پورے ہوں اور چیز صاف سُتھری ہو۔ ہر چیز ملونی سے پاک ہو۔ دوائیں درست اور صحیح ہوں۔ حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں ایک دفعہ شدید طاعون پڑی تو لوگ کہتے تھے کہ دکاندار ایک ہی بوتل سے سب عرق دے دیتے ہیں۔ اسی سے گلاب اسی سے گاؤزبان اور اسی سے کیوڑہ وغیرہ حالانکہ دوائی میں ادنیٰ سی غلطی سے بھی بعض اوقات جان ضائع ہو جاتی ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ دوست اس امر کی طرف توجہ کریں گے اور تاجر ہر قسم کی بددیانتی کو دور کرنے کی کوشش کریں گے۔

(الفضل 3 فروری 1960ء)

(خطبات محمود جلد 15 ص 214)

مکرم عبدالستار خان صاحب امیر جماعت احمدیہ گوئٹے مالا

جماعت احمدیہ گوئٹے مالا کا جلسہ سالانہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ گوئٹے مالا کو جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی توفیق عطا ہوئی۔ یہ جلسہ مورخہ 7, 8 اور 9 نومبر 2008ء کو ''بیت الاول'' گوئٹے مالا میں منعقد ہوا۔ اس جلسہ کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ازراہ شفقت دو مرکزی نمائندگان مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب نائب امیر و مربی انچارج کینیڈا اور مکرم ڈاکٹر وسیم احمد صاحب آف امریکہ بھجوائے گئے۔ جلسہ سالانہ کا آغاز مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب کے خطبہ جمعہ سے ہوا۔ کئی سالوں کے وقفہ کے بعد یہ جلسہ منعقد ہو رہا تھا اس لئے سب احباب جماعت بہت خوش تھے۔

پہلے دو روز باقاعدہ تقاریر کا پروگرام نہیں تھا بلکہ احمدی احباب، نومبائعین اور زیر دعوت الی اللہ افراد کے ساتھ مجالس سوال و جواب منعقد ہوئیں جن میں مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب نے جواب دئے جبکہ مکرم ڈاکٹر وسیم صاحب سپینش زبان میں ترجمانی کا فریضہ ادا کرتے رہے۔ کئی احمدی دوستوں نے قبول احمدیت کے ایمان افروز واقعات بیان کئے۔

8 اور 9 نومبر کو نماز تہجد بھی ادا کی جاتی رہی۔ نماز فجر کے بعد درس قرآن کریم واحادیث بھی دیا جاتا رہا۔ جلسہ کے دوسرے روز سپینش احباب کے ساتھ مجلس سوال وجواب ہوئی جو صبح دس بجے سے رات گیارہ بجے تک جاری رہی۔ غیر از جماعت احباب نے بہت دلچسپی لی وقفہ کے دوران نمازیں ادا کی گئیں اور کھانا وریفریشمنٹ پیش کی جاتی رہی۔ جلسہ سالانہ کے آخری روز اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس کے سپینش ترجمہ کے بعد مکرم داؤد گونساس صاحب سیکرٹری دعوت الی اللہ نے دین حق اور احمدیت کا مختصر تعارف کروایا اور جلسہ کی غرض وغایت بیان کی۔ بعد میں خاکسار عبدالستار خان (امیر گوئٹے مالا) نے ''آنحضرت ﷺ کا دشمنوں سے حسن سلوک'' کے واقعات بیان کئے۔ جس کے بعد مکرم ڈاکٹر سید وسیم صاحب نے ''دین حق میں عورتوں کا مقام'' کے موضوع پر تقریر کی۔ اور مکرم نسیم مہدی صاحب نے ''مذہب دین حق کی خوبیاں'' کے موضوع پر تقریر کی۔ جس کے بعد حاضرین کو سوال وجواب کا موقع دیا گیا۔

اس اجلاس میں گوئٹے مالا کے Native یعنی Maya کا ایک گروپ بھی اپنے روایتی لباس میں شامل ہوا اور ان کے چیف نے اپنی مختصر تقریر میں جماعت احمدیہ کی تعلیمات کی تعریف کی اور جماعت کا شکریہ ادا کیا۔ اس جلسہ میں 250 سے زائد افراد شامل ہوئے ہمسایہ ملک El Salvador کے ٹی وی نمائندے نے آخری اجلاس کی ویڈیو فلم تیار کی اور خاکسار اور مولانا نسیم مہدی صاحب کا انٹرویو ریکارڈ کیا جو 10/نومبر کی خبروں میں نشر کیا گیا۔ یہ ٹی وی چینل گوئٹے مالا کے علاوہ ایل سیلویڈور (El Salvador) میں بھی دیکھا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اپنے فضل سے گوئٹے مالا اور سینٹرل امریکہ کے جملہ ممالک میں بھی احمدیت کو عظیم الشان کامیابی عطا فرمائے۔

(الفضل انٹرنیشنل 16 جنوری 2009)

احمدی لڑکی اپنے مقام کو پہچانے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ نے جلسہ سالانہ کینیڈا پر مستورات سے خطاب کرتے ہوئے 25 جون 2005ء کو فرمایا:۔

پس یہ باتیں جو مَیں زور دے کر کہہ رہا ہوں یہ میری باتیں نہیں ہیں۔ یہ اس زمانے کے حکم اور عدل کی باتیں ہیں جن کی باتیں ماننے کا آنحضرتؐ نے حکم دیا تھا یہ باتیں آنحضرتؐ کی باتیں ہیں۔ یہ باتیں قرآن کریم کی باتیں ہیں، یہ خدا کا کلام ہے۔

پس حضرت مسیح موعود نے یہ جو ہمیں نصیحت کی ہے اگر اُن کی جماعت میں شامل رہنا ہے تو پھر ان کی بات مان کر ہی رہا جاسکتا ہے۔ پس اپنے لباس ایسے رکھیں اور اپنے اوپر ایسی حیا طاری رکھیں کہ کسی کو جُرأت نہ ہو۔ احمدی لڑکی کے مقام کو پہچانیں۔

(روزنامہ الفضل 16/اپریل 2007ء)

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/5 روپے

مکرمہ ڈاکٹر امۃ المصور سمیع صاحبہ

نظام وصیت اور اس کی برکات

بیسویں صدی عیسوی کی پہلی چند دہائیاں دنیا میں معاشی اور اقتصادی کشمکش سے عبارت ہیں۔ایک طرف امریکہ، یورپ اور اس کے زیر اثر ممالک دنیا میں سرمایہ دارانہ نظام کے داعی تھے اور غریبوں کا استحصال کر رہے تھے جس سے دنیا میں غریب، غریب سے غریب تر ہوتا رہا اور محکوم اقوام سرمایہ داروں کی اقتصادی غلام بن رہی تھیں۔ دوسری طرف اقتصادی برابری کا دعویٰ کرنے والے اشترا کی سرمایہ داروں کے خلاف برسرپیکار تھے اور یہ دونوں اقتصادی نظام دنیا کو دو دھڑوں میں تقسیم کر چکے تھے۔ جنگ عظیم اول اور جنگ عظیم دوم اس تقسیم کی عملی مثال تھیں۔جس نے کروڑوں جانیں تلف کر دیں۔ بیسویں صدی کے شروع میں ماموز زمانہ حضرت مسیح موعود نے دنیا کو دین کی خوبصورت اور معتدل اقتصادی تعلیم سے روشناس کروایا اور اپنی وفات سے 3 سال پیشتر 1905ء میں نظام وصیت کے ذریعہ عالمگیر روحانی اور اقتصادی نظام کی بنیاد رکھی جس میں ہمدردی، انسانیت کی اعلیٰ تعلیم اور قربانی کی روح کو اولیت حاصل تھی۔جس کے بدلے میں قربانی کرنے والوں کو رضائے الٰہی کی جنت کا وعدہ تھا۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

چونکہ خدائے عزوجل نے متواتر وحی سے مجھے خبر دی ہے کہ میرا زمانہ وفات نزدیک ہے اور اس بارے میں اس کی وحی اس قدر تواتر سے ہوئی کہ میری ہستی کو بنیاد سے ہلا دیا اور اس زندگی کو میرے پر سرد کر دیا۔اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ اپنے دوستوں اور ان تمام لوگوں کے لئے جو میرے کلام سے فائدہ اٹھانا چاہیں چند نصائح لکھوں۔سو پہلے میں اس مقدس وحی سے اطلاع دیتا ہوں جس نے میری موت کی خبر دے کر میرے لئے یہ تحریک پیدا کی ...... (ترجمہ) تیری اجل قریب آ گئی ہے اور ہم تیرے متعلق ایسی باتوں کا نام ونشان نہیں چھوڑیں گے جن کا ذکر تیری رسوائی کا موجب ہو۔تیری نسبت خدا کی میعاد مقررہ تھوڑی رہ گئی ہے اور ہم ایسے تمام اعتراض دور اور دفع کر دیں گے اور کچھ بھی ان میں سے باقی نہیں رکھیں گے جن کے بیان سے تیری رسوائی مطلوب ہو اور ہم اس بات پر قادر ہیں کہ جو کچھ مخالفوں کی نسبت ہماری پیشگوئیاں ہیں ان میں سے تجھے کچھ دکھا دیں یا تجھے وفات دے دیں۔تو اس حالت میں فوت ہوگا جو میں تجھ سے راضی ہوں گا اور ہم کھلے کھلے نشان تیری تصدیق کے لئے ہمیشہ موجود رکھیں گے۔ جو وعدہ کیا گیا وہ قریب ہے اپنے رب کی نعمت کا جو تیرے پر ہوئی لوگوں کے پاس بیان کر۔ جو شخص تقویٰ اختیار کرے اور صبر کرے تو خدا ایسے نیکوکاروں کا اجر ضائع نہیں کرتا......

پھر بعد اس کے خدا تعالیٰ نے میری وفات کی نسبت اردو زبان میں مندرجہ ذیل کلام کے ساتھ مجھے مخاطب کر کے فرمایا۔

''بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں۔اس دن سب پر اداسی چھا جائے گی یہ ہوگا۔ یہ ہوگا۔ یہ ہوگا بعد اس کے تمہارا واقعہ ہوگا۔ تمام حوادث اور عجائبات قدرت دکھلانے کے بعد تمہارا حادثہ آئے گا۔

حوادث کے بارے میں جو مجھے علم دیا گیا ہے۔وہ یہی ہے کہ ہر ایک طرف دنیا میں موت اپنا دامن پھیلائے گی اور زلزلے آئیں گے اور شدت سے آئیں گے اور قیامت کا نمونہ ہوں گے اور زمین کو تہہ و بالا کر دیں گے اور بہتوں کی زندگی تلخ ہو جائے گی۔ پھر وہ جو توبہ کریں گے اور گناہوں سے دستکش ہو جائیں گے۔ خدا ان پر رحم کرے گا۔جیسا کہ ہر ایک نبی نے اس زمانہ کی خبر دی تھی۔ضرور ہے کہ وہ سب کچھ واقع ہو لیکن وہ جو اپنے دلوں کو درست کر لیں گے اور ان راہوں کو اختیار کریں گے جو خدا کو پسند ہیں ان کو کچھ خوف نہیں اور نہ کچھ غم۔ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ تو میری طرف سے نذیر ہے۔ میں نے تجھے بھیجا تا مجرم نیکوکاروں سے الگ کئے جائیں اور فرمایا کہ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔ میں تجھے اس قدر برکت دوں گا کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔

(رسالہ الوصیت۔روحانی خزائن جلد 20 ص 301 تا 305)

نیز فرمایا:۔

مجھے ایک جگہ دکھلا دی گئی کہ یہ تیری قبر کی جگہ ہوگی۔ایک فرشتہ میں نے دیکھا کہ وہ زمین کو ناپ رہا ہے۔تب ایک مقام پر اس نے پہنچ کر مجھے کہا کہ یہ تیری قبر کی جگہ ہے پھر ایک جگہ مجھے ایک قبر دکھلائی گئی کہ وہ چاندی سے زیادہ چمکتی تھی اور اس کی تمام مٹی چاندی کی تھی۔ تب مجھے کہا گیا کہ یہ تیری قبر ہے اور ایک جگہ مجھے دکھائی گئی اور اس کا نام بہشتی مقبرہ رکھا گیا اور ظاہر کیا گیا کہ وہ ان برگزیدہ جماعت کے لوگوں کی قبریں ہیں جو بہشتی ہیں۔

(رسالہ الوصیت۔روحانی خزائن جلد 20 ص 316)

آپ فرماتے ہیں کہ:۔

دنیا کی لذتوں پر فریفتہ مت ہو کہ وہ خدا سے جدا کرتی ہیں اور خدا کے لئے تلخی کی زندگی اختیار کرو وہ درد جس سے خدا راضی ہو اس لذت سے بہتر ہے جس سے خدا ناراض ہو جائے اور وہ شکست جس سے خدا راضی ہو اس فتح سے بہتر ہے جو موجب غضب الٰہی ہو۔اس محبت کو چھوڑ دو جو خدا کے غضب کے قریب کرے۔اگر تم صاف دل ہو کر اس کی طرف آ جاؤ تو ہر ایک راہ میں وہ تمہاری مدد کرے گا اور کوئی دشمن تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔خدا کی رضا کو تم کسی طرح پا ہی نہیں سکتے جب تک تم اپنی رضا چھوڑ کر اپنی لذت چھوڑ کر اپنی عزت چھوڑ کر اپنا مال چھوڑ کر اپنی جان چھوڑ کر اس کی راہ میں وہ تلخی نہ اٹھاؤ جو موت کا نظارہ تمہارے سامنے پیش کرتی ہے۔لیکن اگر تم تلخی اٹھا لوگے تو ایک پیارے بچے کی طرح خدا کی گود میں آ جاؤ گے اور تم ان راستبازوں کے وارث کئے جاؤ گے جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں اور ہر ایک نعمت کے دروازے تم پر کھولے جائیں گے۔

(رسالہ الوصیت۔روحانی خزائن جلد 20 ص 307)

حضرت مسیح موعود نے الٰہی منشاء کے مطابق ایک نئے نظام کا آغاز کیا اور رسالہ الوصیت میں دو بنیادی ہدایات درج فرمائیں۔

1۔جماعت میں خلافت کے قیام کی خوشخبری

2۔اشاعت دین حق اور اشاعت قرآن کے لئے وصیت کے نظام کا اجراء۔

وصیت کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ موصی خدا تعالیٰ کے ساتھ اپنا معاملہ درست رکھتا ہے اور اس کی عطا کردہ نعماء میں سے 1/10 حصہ اس کی رضا کے لئے پیش کر دیتا ہے اور اس کا یہ نذرانہ بارگاہ الٰہی میں اس کے بقیہ 9/10 کی حفاظت بن جاتا ہے اور اس میں کسی شبہ کی گنجائش نہیں کہ الٰہی حفاظت کے بغیر حکومتوں اور ملکوں کی کایا پلٹی رہتی ہے۔اس نظام سے وابستگی کے نتیجے میں جو تحفظ انسان کو نصیب ہونا ہے اس کا دائرہ اپنی وسعت کے لحاظ سے غیر محدود ہے۔اس دنیا میں موصی انسان جہاں کہیں ہو، خدا تعالیٰ اس کے مفادات کی حفاظت فرماتا ہے۔لیکن بعد وفات بھی خدا تعالیٰ کی حفاظت یعنی بخشش کا نصیب ہو جانا حتمی اور یقینی ہو جاتا ہے۔ اس حقیقت کی طرف حضرت مسیح موعود توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

''اس قبرستان کے لئے بڑی بھاری بشارتیں مجھے ملی ہیں اور نہ صرف خدا نے یہ فرمایا کہ مقبرہ بہشتی ہے بلکہ یہ بھی فرمایا کہ......یعنی ہر قسم کی رحمت اس قبرستان میں اتاری گئی ہے اور کسی قسم کی رحمت نہیں جو اس قبرستان والوں کو اس سے حصہ نہیں''۔

(رسالہ الوصیت روحانی خزائن جلد 20 ص 318)

وصیت کرنے والوں کے لئے بانی سلسلہ احمدیہ کی دعاؤں کا ایک کثیر خزانہ ہے آپ فرماتے ہیں:۔

میں دعا کرتا ہوں کہ خدا اس میں برکت دے اور اسی کو بہشتی مقبرہ بنا دے اور یہ اس جماعت کے پاک دل لوگوں کی خوابگاہ ہو جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کر لیا اور دنیا کی محبت چھوڑ دی اور خدا کے لئے ہو گئے اور پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کر لی......

پھر میں دعا کرتا ہوں کہ اے میرے قادر خدا اس زمین کو میری جماعت میں سے ان پاک دلوں کی قبریں بنا جو فی الواقع تیرے لئے ہو چکے اور دنیا کی اغراض کی ملونی ان کے کاروبار میں نہیں۔آمین یارب العالمین۔

پھر میں تیسری دفعہ دعا کرتا ہوں کہ اے میرے قادر کریم! اے خدائے غفور و رحیم! تو صرف ان لوگوں کو اس جگہ قبروں کی جگہ دے جو تیرے اس فرستادہ پر سچا ایمان رکھتے ہیں اور کوئی نفاق اور غرض نفسانی اور بدظنی اپنے اندر نہیں رکھتے اور جیسا کہ حق ایمان اور اطاعت کا ہے بجالاتے ہیں اور تیرے لئے تیری راہ میں اپنے دلوں میں جان فدا کر چکے ہیں جن سے تو راضی ہے اور جن کو تو جانتا ہے کہ وہ بکلی تیری محبت میں کھوئے گئے اور تیرے فرستادہ سے وفاداری اور پورے ادب اور انشراحی ایمان کے ساتھ محبت اور جانفشانی کا تعلق رکھتے ہیں۔

(رسالہ الوصیت۔روحانی خزائن جلد 20 ص 316)

بعض احباب کو وصیت کرنے میں یہ انقباض ہوتا ہے کہ وصیت کی شرائط بڑی سخت اور کڑی ہیں اور ہم بہت کمزور ہیں کہیں یہ شرائط پوری کرنے سے قاصر نہ رہ جائیں اس سلسلے میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

جب نیک نیتی کے ساتھ نظام وصیت سے وابستہ ہوں گے تو حضرت مسیح موعود کی دعاؤں کے طفیل اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی طرف توجہ ہوگی۔ پس آگے بڑھیں اور اس پاک نظام میں شامل ہونے کی کوشش کریں۔ خدا کے مسیح کی آواز پر لبیک کہیں اور ان حقوق کی ادائیگی کے معیار حاصل کرنے چاہئیں۔ جن کی طرف تقویٰ کی راہوں پر چلتے ہوئے حضرت مسیح موعود نے توجہ دلوائی ہے۔

ایک احمدی کو اس بابرکت نظام میں شامل ہونے کے لئے حضرت مسیح موعود کا درج ذیل فرمان مدنظر رکھنا چاہئے۔

ہم خود محسوس کرتے ہیں کہ جو لوگ اس الٰہی نظام پر اطلاع پا کر بلا توقف اس فکر میں پڑتے ہیں کہ دسواں حصہ کل جائیداد کا خدا کی راہ میں دیں بلکہ اس سے زیادہ اپنا جوش دکھلاتے ہیں وہ اپنی ایمانداری پر مہر لگا دیتے ہیں۔

(رسالہ الوصیت روحانی خزائن جلد 20 ص 327)

خدا تعالیٰ قرآن کریم میں سورۃ المنافقون آیت 11 میں فرماتا ہے۔

اور خرچ کرو اس میں سے جو ہم نے تمہیں دیا پیشتر اس کے تم میں سے کسی کو موت آ جائے تو وہ کہے کہ اے میرے رب کاش تو نے مجھے تھوڑی سی مدت تک مہلت دی ہوتی تو میں ضرور صدقات دیتا اور نیکوکاروں میں سے ہوتا۔

اس مضمون میں ایسے احباب کو جنہوں نے تا حال نظام وصیت میں شمولیت نہیں کی انہیں توجہ دلانا مقصود ہے کہ آپ نے آسمانی مسیحا اور روحانی معالج کو شناخت کر لیا۔لیکن اس کے تجویز فرمودہ علاج کو مکمل صورت میں اپنانا ابھی باقی ہے۔علاج وہی کارگر ہوتا ہے جس

(باقی صفحہ 4 پر)

مکرم محبوب احمد مغل صاحب

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ

پیدائش

حضرت مسیح موعودکوایک عظیم فرزند کی پیشگوئی کے ساتھ اللہ تعالیٰ مزید فرماتا ہے۔

’’تیرا گھر برکتوں سے بھرے گا اور میں اپنی نعمتیں تجھ پر پوری کروں گا اور خواتین مبارکہ میں سے جن میں سے تو بعض کو اسکے بعد پائے گا۔ تیری نسل بہت ہوگی‘‘۔

اس الہام کی ایک مظہر حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ بھی تھیں۔ آپ حضرت مسیح موعود اور حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ کی صاحبزادی اور ساتویں اولاد تھیں۔ آپ 2مارچ 1897ءکو پیدا ہوئیں۔

تعلیم

آپ مبشر اولاد تھیں نہایت ذہین وفہیم تھوڑے ہی عرصے میں ناظرہ قرآن کریم روانی سے پڑھنے لگیں۔ غرض آپ نے ساڑھے چار سال کی عمر میں قرآن شریف ختم بھی کیا اور دہرا بھی لیا تھا۔ آپ نے فارسی کی ابتدائی تعلیم حضرت اقدس مسیح موعود سے حاصل کی اور پھر حضرت اقدس مسیح موعود کے ارشاد پر حضرت خلیفۃ المسیح الاول سے حاصل کی۔ آپ نے عربی کی تعلیم اپنے چھوٹے بھائی حضرت مرزا شریف احمد صاحب سے حاصل کی۔ اسی طرح آپ نے انگریزی کی تعلیم پہلے ماسٹر محمد حسن تاج صاحب اور پھر حضرت عبدالرحمٰن صاحب سے حاصل کی۔

پاکیزہ بچپن

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ سے حضرت اقدس مسیح موعود ہمیشہ نہایت درجہ شفقت اور محبت فرماتے ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ فرماتی ہیں کہ’’ آپ نے بچپن سے مجھ پر بے حد شفقت فرمائی حتیٰ کہ حضرت اماں جان بھی مناسب تربیت کے لیے کچھ کہتی تھیں تو آپ ان کو بھی روکتے تھے کہ اس کو کچھ نہ کہو ہمارے گھر چندروز کی مہمان ہے ہمیں کیا یاد کرے گی‘‘۔

شادی

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی شادی حضرت نواب محمد علی خان صاحب رئیس مالیرکوٹلہ سے ہوئی حضرت مسیح موعود نے آپ کا نکاح 17فروری 1908ءکو خدائی بشارتوں کے بموجب کیا۔ آپ کا رخصتانہ 14مارچ 1909ءکو ہوا۔

عشق الٰہی

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کا دل عشق الٰہی سے لبریز تھا اور زبان ذکر الٰہی سے تر۔ نمازوں میں حد تر محویت، خضوع وخشوع، دعاؤں سے رات دن شغف، اعمال وافعال سے محبت الٰہی کا اظہار، بات کرتیں تو خدا اور رسول ﷺ سے شروع ہوکر، خدائی مخلوق اور کائنات تک پہنچتی اور پھر خدا کی ذات پر ہی ختم ہوجاتی۔

عشق رسول ﷺ

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور اس کے محبوب حضرت سرور کائنات فخر موجودات محمد مصطفیٰ ﷺ سے بھی حد درجہ عشق تھا کیونکہ آپ ایک عظیم عاشق رسول ﷺ کی بیٹی تھیں جن کی ہر بات سے عشق ومحبت کے سوتے پھوٹتے تھے جن کی آنکھیں آپ ﷺ کے ذکر سے بھیگ جاتیں اور گلا رقت سے رُندھ جاتا جن کی آنکھوں میں ہمیشہ سبزی مائل پانی تیرتا رہتا تھا جو عشق رسول ﷺ کی علامت ہے۔ ایسی گود میں پلنے والی دختر بھی فدائی اور شیدائی رسول ﷺ تھیں ۔ آپ تسبیح وتحمید کے ساتھ کثرت کے ساتھ درود شریف پڑھتیں اور ہر ایک کو اس کی تلقین بھی کرتیں۔

قرآن کریم سے محبت

آپ کو قرآن کریم سے دلی محبت تھی صاحبزادی آپا مسعودہ صاحبہ کہتی ہیں کہ صبح وشام آپ تلاوت قرآن کریم کرتیں لیکن آہستہ آواز میں اور قرآن کریم نہایت غور اور تدبر سے پڑھتیں جہاں معنی اور مطالب سمجھنے میں دشواری ہوتی اس کو بار بار پڑھتیں حتیٰ کہ مسئلہ صاف ہوجاتا۔ آپ کو ایمان اور یقین تھا کہ قرآن کریم کی تعلیمات پر سچے دل سے عمل ہی خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کا باعث ہے۔ چنانچہ اس کی نصیحت اپنی اولاد اور اپنے پیاروں کو بھی فرماتیں۔

حضرت مسیح موعود سے عشق

اللہ تعالیٰ نے حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کو غیرمعمولی حافظہ عطا فرمایا تھا۔ حضرت مسیح موعود کی وفات کے وقت آپ کی عمر تقریباً گیارہ برس تھی لیکن آپ کا حافظہ بلا کا اور یادداشت پختہ اور مشاہدہ بے مثال تھا۔ آپ کو اپنے بچپن کی بے انتہا باتیں یاد تھیں آپ کو حضرت اقدس مسیح موعود سے عشق کی حد تک محبت تھی ۔ اسی وجہ سے چھوٹی سے چھوٹی بات اور واقعہ آپ کے ذہن پر نقش ہوچکا تھا۔ آپ نہایت عقیدت و احترام، پیار ومحبت سے حضور کی ان حسین یادوں کا ذکر کرتیں کہ ایک نقشہ سا کھنچ جاتا، انفرادی گفتگو میں بھی اور جلسہ سالانہ کی تقریر میں بھی۔

خلفاء سے عقیدت

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کے دل میں مقام خلافت کے لیے حد درجہ احترام تھا۔ حضرت صاحبزادی آپا ناصرہ بیگم صاحبہ بیگم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب فرماتی ہیں’’ پھوپھی جان کے دل میں خلافت کا بہت زیادہ احترام تھا۔ خلافت کے مقام کے لحاظ سے احترام میں ذرہ بھی فرق نہیں دیکھا۔ اسی طرح حضرت بھائی جان کا یعنی حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب کا مقام خلافت پر متمکن ہونے پر یہی نظارہ دیکھا‘‘۔

قادیان دارالامان سے محبت

حضرت مسیح موعود کو قادیان سے جو محبت تھی بیگم صاحبہ کے بچپن کے حافظہ میں محفوظ تھی چنانچہ’’ الفرقان‘‘ کے درویشان قادیان کے نمبر کے لیے آپ نے حضرت مسیح موعود کی محبت قادیان کا ذکر فرمایا۔ اپنا وطن کس کو پیارا نہیں ہوتا۔ کسی شاعر کا مصرعہ ہے کہ’’ خار وطن از ملک سلیماں خوشتر‘‘۔ حضرت مسیح موعود کو بھی قادیان سے بہت محبت تھی۔ اسی طرح حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کو بھی اس جگہ سے بہت محبت تھی۔

آپ کا اعلیٰ علمی ادبی ذوق

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کا علمی وادبی ذوق نہایت بلند تھا۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے یہ خاصیت بھی عطا فرمائی تھی کہ آپ نہایت پاکیزہ ادبی ذوق رکھتی تھیں ۔ آپ کا منظوم کلام نہایت لطیف اور سراسر روحانیت سے لبریز ہونے کے ساتھ ساتھ نہایت بلند ادبی شان کا بھی حامل ہے۔ نظم کی طرح نثر بھی آپ کی ایک مخصوص اور منفرد طرز نگارش تھی۔ آپ کی شاعری نفیس، پاکیزہ شگفتہ، سوز وگداز اور روحانیت سے معمور تھی جو در حقیقت حضرت مسیح موعود کی پرسوز دعاؤں کا اثر اور حضرت اماں جان کی حسن تربیت کا فیض تھا۔

آخری بیماری، وفات، نماز جنازہ وتدفین

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی طبیعت یوں تو عرصہ سے مختلف عوارض کی وجہ سے ناساز چلی آتی تھی۔ لیکن 1975ء میں آپ کو کمر درد کی شدید تکلیف ہوگئی جس کا اثر ٹانگوں تک جاتا تھا، دوران خون میں رکاوٹ پڑجانے کی وجہ سے آپ کو شدید اعصابی اور دماغی کمزوری محسوس ہونے لگی، اس کے ساتھ ہی دیگر مختلف عوارض بھی تقاضائے عمر کے ساتھ لاحق ہوگئے۔ علاج معالجہ کے لیے محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب نے اپنے رفیق کار ڈاکٹر قریشی لطیف صاحب کے ہمراہ ہر ممکن کوشش کی اور لگاتار ان تھک محنت کے ساتھ جدوجہد کرتے رہے، لیکن وقتی افاقہ کے سوا کوئی فرق نہ پڑا اور عوارض بڑھتے چلے گئے۔ حتیٰ کہ فروری 1976ء کے بعد آپ مستقل طور پر صاحب فراش ہوگئیں۔ آپ کی وفات 23,22 مئی 1977ء کی درمیانی شب ہوئی۔ گویا اسی سال (80) سے کچھ زائد آپ نے عمر پائی۔ تدفین سے قبل بہشتی مقبرہ کے وسیع وعریض احاطہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں ہزارہا احباب جماعت نے شرکت کی۔

(سیرت وسوانح حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ شائع کردہ لجنہ اماءاللہ)

بقیہ صفحہ 3 نظام وصیت اور اس کی برکات

میں معالج کی ادویات کی سو فیصد پابندی ہو۔ ورنہ ایسے علاج سے پورا فائدہ کیونکر ہوسکتا ہے جس میں مریض آدھا علاج قبول کرلے۔ اگر دجالیت سے کامل تحفظ مطلوب ہے تو معالج کی کامل اتباع اور کامل اطاعت بھی اختیار کرنا ضروری ہے وصیت آپ کی بہت سیر روحانی کمزوریوں کو دور کرنے اور اخلاقی عیبوں کی درستی کا موجب بن سکتی ہے۔

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ:

ہر ایک......کو کسی نہ کسی فتنہ کا سامنا کرنا پڑا اگر میری ......کے لئے مال ودولت فتنہ کا رنگ اختیار کرسکتی ہے۔

چنانچہ نظام وصیت میں موصی سے فتنہ مال کے خطرہ کو کم کرنے کے لئے غیر موصی کی نسبت زیادہ قربانی کا مطالبہ کیا جاتا ہے۔ مال کے فتنہ کے مضر اثرات کا اندازہ کرنے کے لئے ہمیں اس صورتحال کو سامنے رکھنے کی ضرورت ہے جس سے آج کا انسان دوچار ہے کہ جہاں مال کے حصول کے لئے دین ایمان، غیرت، عزت، شرافت، عصمت اور اخلاقی پاکیزگی کو قربان کردیا جاتا ہے۔ مال انسان کا معبود بن چکا ہے۔ ایک احمدی موصی مال کو پوجنے کی بجائے اسے قربان کرتا چلا جاتا ہے اور یہ ایک حقیقت ہے کہ جس قدر مال کی قربانی میں قلبی بشاشت اور قربت الٰہی کے حصول کا جذبہ کارفرما ہوگا۔ اس قدر وہ قربانی انسان کے لئے خیر وبرکت کے دروازے کھولنے والی ہوگی۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ

تمہیں خوشخبری ہو کہ قرب پانے کا میدان خالی ہے۔ ہر ایک قوم دنیا سے پیار کررہی ہے اور وہ بات جس سے خدا راضی ہو اس کی طرف دنیا کو توجہ نہیں۔ وہ لوگ جو پورے زور سے اس دروازہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں ان کے لئے موقعہ ہے کہ اپنے جوہر دکھلائیں اور خدا سے خاص انعام پاویں۔

یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کردے گا۔ تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا۔ خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا۔ پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے۔

(رسالہ الوصیت۔ روحانی خزائن جلد20 ص308)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں نظام وصیت کی برکات سے مستفیض فرمائے اور ان دعاؤں کا وارث بنائے۔ آمین

مکرم طاہر احمد خان صاحب

طلبہ امتحان کے دوران ضروری احتیاطیں ملحوظ رکھیں

جو کامیابی اور نمبروں کے اضافے کا باعث بن سکتی ہیں

امتحان میں نمایاں کامیابی کے لئے محنت اور دعا کے بعد جس چیز کو اہمیت حاصل ہے وہ ہے طالبعلم کی دوران امتحان کارکردگی۔ دیکھا گیا ہے کہ بعض طلباء نتائج میں وہ کارکردگی نہیں دکھا پاتے جس کی ان سے توقع کی جاتی ہے۔ اس کی بہت سی وجوہات ہوسکتی ہیں۔ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ تحریری امتحان میں نمبر اس مواد پر نہیں ملتے جو طالب علم کے ذہن میں ہوتا ہے بلکہ اس مواد پر ملتے ہیں جو وہ جوابی کاپی پر پیش کرتا ہے اور ممتحن پڑھ اور سمجھ پاتا ہے۔ کسی بھی وجہ سے اگر طالب علم کے ذہن میں موجود مواد کی جوابی ترسیل درست یا قابل فہم نہیں رہی تو زیادہ نمبروں کا حصول مشکوک ہوسکتا ہے۔ ایسا طالب علم ایک ایسے میزبان کی مانند ہے جس کے پاس بہترین مشروب وافر مقدار میں موجود ہے اور وہ مہمان ممتحن کی خلوص دل سے خاطر مدارت کرنی چاہتا ہے۔ لیکن بوجوہ کر نہیں پاتا۔ مثلاً اگر وہ میلے سے گلاس کو لبالب بھر کر کانپتے ہاتھ سے مہمان کو اس طرح پیش کرتا ہے کہ مشروب کے گرنے اور کپڑے خراب ہونے کا اندیشہ ہو تو مہمان یقیناً پیتے ہوئے کراہت محسوس کرے گا اور سوچے گا کہ خدا جانے مشروب کی ماہیت کیسی ہے۔ جبکہ یہی مشروب صاف گلاس میں کنارے سے بے شک ذرا کم ہو کسی پرچ پر رکھا اور ڈھکا ہو دائیں ہاتھ اور درست سمت سے سامنے رکھا جائے تو میزبان کے متعلق مہمان کی رائے ہی کچھ اور ہوگی۔ یعنی خاطر خواہ نمبروں کے حصول کے لئے ضروری ہے کہ جوابی کاپی دیکھتے ہوئے ممتحن کی طبیعت نہ صرف مکدر نہ ہونے پائے۔ بلکہ وہ سہولت اور فرحت محسوس کرے یہ سب کچھ کس طرح ممکن ہے اس مضمون لکھنے کا مقصد یہی ہے کہ امتحانات کے اس موسم میں نہ صرف ذہین اور محنتی بلکہ دیگر طلبہ بھی خاطر خواہ مستفید ہوسکیں۔

خود اعتمادی اور سکون

کمرہ امتحان میں چاق و چوبند پُر اعتماد اور پُر سکون داخل ہوں یعنی کسی قسم کا ذہنی یا جسمانی دباؤ نہ ہو۔ امتحانی اہمیت کا ضروری احساس ہو لیکن یہ بھوت بن کر ذہن پر سوار نہ ہو۔ محنت اور دعاؤں پر بھروسہ کرتے ہوئے خود اعتمادی کے ساتھ امتحان کا آغاز کیا جائے۔ گھبراہٹ سے امتحانی مشکلات میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے۔ پرچہ سے پہلے حسب معمول نیند اور غذا لی ہو۔ بول و براز سے فراغت ہو۔ کوئی غیر ضروری چیز خاص طور پر کاغذ وغیرہ پاس نہ ہو۔ اپنی نشست سنبھالتے ہی اپنے اردگرد کوئی غیر ضروری چیز پائیں تو اسے نگران عملے کے حوالے کر دیں یہ اس لئے ضروری ہے کہ دوران پرچہ نگران عملہ کی چیکنگ پر ایسی کسی چیز کی دستیابی، بے شک وہ آپ کی نہ ہو، وقت کا ضیاع، خواہ مخواہ کی شرمندگی اور ذہنی انتشار کا باعث بن سکتی ہے۔

خالی جوابی کاپی اور سوالنامہ ملتے ہی چیک کر لیں کہ ان میں کوئی نمایاں کمی یا خامی تو نہیں تاکہ انہیں بروقت تبدیل کرا لیا جائے۔ اگر وقت شروع ہونے سے پہلے خالی جوابی کاپی مل چکی ہو اور اجازت بھی ہو تو اس پر ضروری اندراج اور حاشیے مکمل کر لیں ہر صفحہ پر رول نمبر اور شیٹ نمبر درج کر لیں۔ سوالنامہ کم از کم دو مرتبہ بالتفصیل ضرور پڑھیں۔ ضروری ہدایات مثلاً چوائس وغیرہ کے علاوہ جہاں کوئی لفظ، جملہ یا سوال دریافت طلب ہو اس کو انڈر لائن کر کے حاشیہ پر سوالیہ نشان (؟) لگائیں اور تمام دریافت طلب چیزیں ایک ہی بار پوچھ لیں۔ بار بار پوچھنے میں نہ صرف وقت ضائع ہوتا ہے بلکہ بعض اوقات اجازت بھی نہیں ہوتی۔ البتہ شکوک رفع کرنے کے لئے کم از کم پندرہ منٹ بعد کھڑے ہوں کیونکہ اکثر اوقات اعلانات کے ذریعہ کئی شکوک رفع ہو جاتے ہیں اور آپ کا وقت بچ سکتا ہے۔ اس دوران کوئی ایسا سوال شروع کیا جا سکتا ہے جس کے بارے میں کوئی شک نہ ہو۔

خط اور کاغذ کی خوبصورتی

جوابی کاپی پر حاشیے ضرور ہونے چاہئیں۔ اگر مختلف قلموں اور رنگوں کی اجازت ہو تو ان کی مدد سے سوال نمبر، عنوان، سرخیاں، ذیلی سرخیاں اور اشکال وغیرہ کو بہت نمایاں اور مزین کریں۔ جہاں ضروری ہو الفاظ اور سرخیوں کو انڈر لائن کریں خاص طور پر سوال نمبر یا جز کا حوالہ بہت نمایاں ہونا چاہئے۔ کوشش کریں کہ ایک سوال کے تمام اجزا ایک ہی تسلسل میں حل کئے جائیں۔ سوال میں کہا گیا ہو تو لازم ہے بصورت دیگر بھی آپ کے جواب میں اگر کوئی خاکہ، شکل یا گوشوارہ شامل ہو سکتا ہو اور وقت بھی اس کی اجازت دے تو ایسی چیزوں کو ضرور شامل کریں جس سے جواب جامع ہو سکتا ہے لیکن امتحان کی تیاری کرتے ہوئے ایسی چیزوں کی مشق ضرور کی جائے تاکہ وقت کی کمی، کاغذ کی محدودیت یا اس پر چھپی لکیروں کے مسئلہ کا حل پہلے سے سوچا جائے۔ کوشش کی جائے کہ کاغذ پر لگی افقی لکیروں کو مناسب طریقے سے کام میں لایا جائے اور نئی افقی لکیریں نہ لگائی جائیں۔ اسی طرح عمودی لکیریں (جہاں ضروری ہوں) یا دیگر پنسل ورک کرنے سے قبل خوب سوچ سمجھ لیا جائے کیونکہ بعد ازاں مٹانے کے عمل سے نہ صرف وقت ضائع ہوتا ہے بلکہ جوابی کاپی کی آؤٹ لک بھی متاثر ہو سکتی ہے۔

اس بات سے قطع نظر کہ خوش خطی کے نمبر ہوتے ہیں یا نہیں اتنا ضرور ہے کہ جاذب نظر لکھائی قاری پر خوش گوار اثر مرتب کرتی ہے اور جس لکھائی کو پڑھتے ہوئے دقت ہو یا وہ ناقابل فہم ہو تو ظاہر ہے لکھنے والا اپنی بات پڑھنے والے تک پہنچانے میں ناکام رہا۔ یہ بات بھی پوری طرح درست نہیں کہ خوش خطی محض خدا داد صلاحیت ہے۔ ٹھیک ہے بعض افراد میں اس کا ملکہ خدا داد ہوتا ہے لیکن دیگر طلبہ شوق اور مشق سے اپنی لکھائی دلکش نہ سہی کم ز کم واضح تو ضرور بنا سکتے ہیں۔ کتابوں، اخباروں اور رسالوں وغیرہ کے علاوہ تشہیر کے اس دور میں نہ صرف ٹی وی یا کمپیوٹر وغیرہ پر بلکہ چلتے پھرتے گاڑیوں، دکانوں، راستوں، عمارتوں اور دیواروں وغیرہ پر لکھائی کے ایسے عمدہ نمونے نظر آتے ہیں جس کی نقل اور مشق سے کوئی بھی طالب علم اپنی لکھائی بہتر بنا سکتا ہے۔ پھر ضروری نہیں کہ جوابی کاپی آرٹ کا بہترین نمونہ ہو لیکن بدخطی، گڈمڈ، اوور رائٹنگ اور کانٹ چھانٹ کی بدولت جوابی کاپی بدنمائی کا مرقع بھی نہیں ہونی چاہئے ہینڈ رائٹنگ جیسی بھی ہو الفاظ اور لائنوں کے درمیان مناسب فاصلہ، لائنیں سیدھی، طویل جواب کو ایک سے زائد پیراگرافس میں لکھنا، ہر پیراگراف کے بعد ایک لائن خالی چھوڑ دینا، سوال کا جواب مکمل ہونے پر دو تین لائنیں خالی چھوڑ دینا اور کسی سوال کو جواب اس طرح ختم ہو رہا ہو کہ صفحہ پر تین چار لائنیں خالی بچ رہی ہوں تو انہیں خالی چھوڑ کر نیا سوال نئے صفحہ سے شروع کرنا ایسے آسان طریقے ہیں جن سے بہت فرق پڑ سکتا ہے اس طرح جوابی کاپی دیکھتے ہوئے کشادگی کا احساس ہوتا ہے۔ جوابات آسانی سے پڑھے اور سمجھے جاتے ہیں یعنی طالب علم اور ممتحن کے درمیان مواد کی ترسیل میں آسانی اور روانی رہتی ہے اور ممتحن کسی جھلاّہٹ کا شکار ہوئے بغیر خوش دلی سے نمبر دیتا ہے نیز امیدوار کے لئے دوران نظر ثانی جہاں کہیں کوئی اضافہ کرنا ہو تو اس کے لئے جگہ بھی دستیاب ہوتی ہے۔

بعض طلبہ (خاص طور پر پرائمری تا سیکنڈری کلاسز) کی جوابی کاپیوں سے صفائی کی بجائے بھدا پن عیاں ہوتا ہے جس کا عمومی سبب ناقص رائٹنگ میٹریل مثلاً لیک کرتے ہوئے پن، گھٹیا قسم کے ربڑ جو مٹاتے ہوئے نشان چھوڑ جاتے ہیں اور انک ریزر کا استعمال بھی ہو سکتا ہے۔ بعض بچے مسطر (فٹ رول) اور انک کی مدد سے لائنز لگاتے ہوئے دھبے لگاتے جاتے ہیں۔ ایسے بچوں کے گندے ہاتھ بھی جوابی کاپی کو بدنما بنانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ یہ ساری باتیں ایسی ہیں جن کا کمرہ امتحان میں جانے سے پہلے خیال کیا جا سکتا ہے۔ چھوٹے بچوں کے معاملہ میں کسی بڑے کو توجہ دینی چاہئے۔ رائٹنگ کو خراب کرنے والے مختلف اقسام کے بال پوائنٹس (GEL PENS) اور انک ریزر قسم کی اشیاء کی کئی امتحانات میں ممانعت بھی ہوتی ہے۔ واضح رہے ایسی چیزوں سے فائدہ کم اور نقصان زیادہ ہوتا ہے۔

وقت کے ضیاع سے بچیں

پرچہ کے لئے وقت کی کمی کی شکایت کا ازالہ چند تدابیر سے ممکن ہے جن میں دستیاب وقت کی پیشگی تقسیم، معین سوال کا تعین، جواب میں جامعیت اور اختصار اور دوران امتحان وقت کے ضیاع کی روک تھام شامل ہیں۔ مزید برآں اپنی رفتار تحریر بھی پیش نظر رہنی چاہئے۔ دستیاب وقت کے تین حصے ہیں۔ سوالنامے کا بغور مطالعہ بشمول شکوک (اگر کوئی ہوں) کا ازالہ، حل سوالات اور جوابی کاپی کی مربوط ترتیب بندی مع نظر ثانی۔ سوالنامہ سے متعلق بات اوپر بیان ہو چکی ہے۔ حل سوالات کے لئے ظاہر ہے بہت زیادہ وقت دینا ہوتا ہے اور اسی میں وقت کے ضیاع کا احتمال ہوتا ہے۔ اس بارے بہت سی چھوٹی بڑی باتوں کا ذکر ضروری ہے۔ ہر سوال کے لئے مساوی وقت درکار نہیں ہوتا۔ مختلف جوابات کے لئے وقت کی تقسیم و تخصیص جواب کی طوالت اور نمبروں کی مناسبت سے ہونی چاہئے۔ بہر حال پرچہ شروع کرنے سے پہلے وقت کی اندازاً تقسیم ہونی چاہئے اور ہر سوال مکمل ہونے پر جائزہ لیا جائے تاکہ باقی ماندہ سوالات باقی ماندہ وقت میں بخوبی ہو سکیں۔ یہاں دو باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے ایک آپ کا مکمل اور طویل ترین جواب بھی اس سوال کے مقررہ نمبروں سے زائد نہیں دلا سکتا دوسرے اس بات کا خیال رہے کہ اس پر صرف کردہ وقت کی وجہ سے باقی سوال متاثر نہ ہوں کیونکہ آخر میں وقت کم رہ جانے پر گھبراہٹ میں جوبات تشنہ اور ہینڈ رائٹنگ شکستہ ہو جاتی ہے۔ بعض طلبہ ضروری کاموں پر بھی وقت ضائع کرتے ہیں مثلاً سوال کی عبارت لکھنا۔ صرف سوال نمبر یا جزوی نمبر لکھنا ہی کافی ہوتا ہے۔ زیادہ ضروری ہو تو سوال جواب کا مختصر عنوان لکھ دیا جائے۔ ایک غلط فہمی عام ہے کہ غیر معمولی طویل جواب زیادہ نمبر دلاتا ہے۔ عام طور پر جامع اور مختصر جواب پسند کیا جاتا ہے اور اسے سوال میں دریافت

کردہ معین مواد تک محدود رہنا چاہئے۔ جو باتیں سوال میں نہیں پوچھی گئیں ان کے جواب دینے میں وقت ضائع نہیں کرنا چاہئے۔ تمہید یا سیاق وسباق کے لئے بھی اختصار بہتر رہتا ہے سوال کو بغور پڑھ کر ان خاص الفاظ کو خط کشیدہ کیا جائے جو سوال کا اصل مدعا ہے اور جواب دیتے ہوئے اسی پر توجہ مرکوز رکھی جائے۔ موضوع میں پس منظر، وجوہات، واقعات، دلائل، نتائج، موازنہ، اختلافات، مختلف آراء یا آپ کی رائے وغیرہ بہت کچھ شامل ہوسکتا ہے لیکن آپ کا جواب پوچھی گئی چیز کے مکمل احاطہ تک محدود رہنا چاہئے۔ نیز اختصار نویسی سے بھی وقت بچایا جاسکتا ہے جس کے لئے مشق ومہارت درکار ہے۔ الفاظ اور جملوں کی تکرار بالکل نہیں ہونی چاہئے۔ اسی لئے امتحان کی تیاری میں تحریری مشق کو بہت اہمیت دی جاتی ہے خاص طور پر ایسے سوال جو طویل جواب کے حامل ہوتے ہیں۔ تحریری مشق کے دوران بہت سی باتوں کا پتا چلتا ہے مثلاً یادداشت کی کمزوری، زبان وبیان کی خامی، جوابی خاکہ کی شکل وصورت اور سب سے بڑھ کر یہ کہ کسی مخصوص سوال کے لئے آپ کو کتنا وقت درکار رہے؟

امتحانی امدادی اشیاء کے مکمل اور درست حالت میں ہونے کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ ناقص اشیاء سے نہ صرف پرچہ خراب ہوتا ہے بلکہ ان سے نبرد آزما ہونے میں وقت بھی ضائع ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں اس بات کا بھی خیال رہے کہ کمرہ امتحان میں ایسا بہت کچھ ہوسکتا ہے جس میں آپ کی ذات یا آپ کی توجہ کا کوئی کردار نہیں ہوتا ایسے کسی بھی کام پر اپنی توجہ کو چند منٹوں کے لئے بھی بٹنے نہ دیں۔ تجھ کو پرائی کیا پڑی اپنی نبیڑ تو......... کیونکہ اس طرح نہ صرف وقت ضائع ہوتا ہے بلکہ توجہ ہٹ اور بٹ جانے سے جاری سوال پر آپ کا جواب بھی متاثر ہوسکتا ہے۔

نظر ثانی ضرور کریں

اگر رف عمل ہو تو جوابی کاپی کے آخری صفحات پر کیا جائے اور اس پر نمایاں طور پر لفظ ''رف'' (Rough) لکھا جائے اور بعد ازاں اسے کراس (X) کر دیا جائے۔ اسی طرح جوابی کاپی کے خالی صفحات کو بھی کراس کر دیا جائے۔ پرچہ مکمل ہونے کے بعد جوابی کاپی کے ساتھ اضافی کاغذات جوڑتے (Staple) ہوئے خیال رکھا جائے کہ ہر اضافی کاغذ پر آپ کا رول نمبر لکھا ہوا اور تمام کاغذات سوال وجواب کی درست ترتیب کے عین مطابق ہوں۔ کاغذات کی غلط ترتیب یا کسی سوال کے جوابات مختلف جگہوں پر بکھرے ہونے سے کم نمبر لگنے یا کل نمبر جمع کرنے میں غلطی ہوسکتی ہے۔ آخر میں نظر ثانی محض خانہ پری کے طور پر نہ کی جائے بلکہ آڈیٹر اور پروف ریڈر کی طرح غلطیوں کی نشاندہی اور رہ جانے والی چیزوں کے ضروری اضافے کئے جائیں کیونکہ ایک ایک دو دو اضافوں اور درستیوں سے ممکن ہے نمبروں میں خاطر خواہ اضافہ ہو جائے۔ قطرہ قطرہ مل کر دریا بنتا ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ جوابی کاپی جس قدر جامع، واضح، مربوط اور دیدہ زیب ہوگی ممتحن اسی قدر متاثر ہوگا بصورت دیگر ممتحن کو دقت، غلط فہمی یا جھلاہٹ میں مبتلا کرنے سے نقصان سراسر امیدوار کا ہوتا ہے جس سے امیدوار بے خبر بھی رہتا ہے اور جس کی تلافی بھی ممکن نہیں ہوتی۔ اسی لئے جتنی زیادہ احتیاط کر لی جائے اتنا بہتر ہوتا ہے۔ یہ تمام باتیں ان طلبہ کی خصوصی توجہ کی متقاضی ہیں جو اعلیٰ ترین پوزیشنوں کے امیدوار ہوتے ہیں کیونکہ ایسی پوزیشنیں لینے والے طلبہ کے نمبروں میں عموماً ایک عددی نمبر کا فرق ہوتا ہے اور اس آخری مقابلہ میں ایسے طلبہ سبقت لے جاتے ہیں جنہوں نے امتحان سے متعلق غیر اہم اور معمولی چیزوں کو بھی نظر انداز نہیں کیا ہوتا کیونکہ سخت محنتی اور قابل ترین طلبہ کی اکثریت کے نمایاں اور اہم جوابات کے نمبر انیس بیس کے فرق کے ساتھ مساوی ہی ہوتے ہیں۔

☆............☆............☆

مکرم رزاق محمود طاہر صاحب

محترمہ عائشہ بی بی صاحبہ

آف مہدی پور ضلع ہوشیار پور

محترمہ عائشہ بی بی صاحبہ زوجہ مکرم چوہدری نظام دین صاحب مورخہ 4 مئی 2008ء رات 9 بجے چک نمبر 38 جنوبی ضلع سرگودھا میں وفات پاگئیں۔ بوقت وفات آپ کی عمر تقریباً 93 برس تھی آپ اپنے 2 بیٹوں مکرم چوہدری رحمت اللہ صاحب سابق امیر حلقہ و سابق صدر جماعت چک نمبر 38 اور مکرم چوہدری حشمت اللہ صاحب کے مشترکہ گھر ساکن چک نمبر 38 جنوبی میں مقیم تھیں۔

اماں جی کے والد چوہدری غلام محمد صاحب اپنے علاقے میں ایک معتبر اور معزز شخصیت جانے جاتے تھے آپ کو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی۔ محترمہ عائشہ بی بی صاحبہ کے والد گرامی کا احمدیت سے دلی پیار اور حضرت مسیح موعود اور خلفائے احمدیت سے گہری وابستگی اور عقیدت کی ایک مثال اور علامت یہ بھی ہے کہ آپ نماز جمعہ کے دوران جب رکوع کر کے کھڑے ہوئے تو گر گئے اسی حالت میں وصیت کی کہ ان کی بیٹی عائشہ بی بی کا رشتہ کسی مخلص احمدی سے کیا جائے اسی حالت اور تکلیف میں اماں جی کے والد صاحب کی وفات ہوگئی ان کی وصیت پر عمل کرتے ہوئے لواحقین نے ایک مخلص احمدی میاں چوہدری نظام دین صاحب کے ساتھ اماں جی کا رشتہ طے کر دیا جو پچاس برس کے تھے اور اماں جی صرف 14 برس عمر کے فرق کو صرف اس لئے قبول کیا گیا کہ وہ مخلص احمدی تھے اور یوں محترمہ کے والد صاحب کی آخری وصیت کو پورا کر دیا گیا شادی کے بعد آپ کو اللہ تعالیٰ نے یکے بعد دیگرے تین بیٹوں سے نوازا جو بالترتیب مکرم چوہدری رحمت اللہ صاحب، مکرم چوہدری حشمت اللہ صاحب اور مکرم چوہدری ہدایت اللہ صاحب ہیں اور تینوں بیٹے حیات اور صحتمند اور خادم دین ہیں۔

اماں جی محترمہ عائشہ بی بی صاحبہ کے اکلوتے بھائی محترم چوہدری برکت اللہ صاحب تھے جو 28 برس کی نوجوانی کی عمر میں ہی وفات پاگئے۔ بھائی کی وفات کے بعد آپ نے اپنے بزرگوں کے ساتھ ضلع ہوشیار پور سے ہجرت کر کے غوث گڑھ ضلع لدھیانہ اپنے ننھیال کے ہاں چلی گئیں۔ غوث گڑھ ہجرت کی تو آپ کے میاں چودھری نظام دین صاحب وفات پاگئے تین چھوٹے چھوٹے بچوں کو سنبھالنے اور پالنے کا کام میاں کی ناگہانی وفات کے بعد ایک مشکل وقت طلب تھا اور بہت بڑی ہمت برداشت اور ثابت قدمی کا متقاضی تھا جو موصوفہ نے بڑے حوصلے کے ساتھ گزارا اس پر افتاد یہ کہ غوث گڑھ کے کچھ افراد نے اماں جی کے حصہ کی زرعی زمین کا مقدمہ کر دیا کہ یہ زمین اماں جی کی نہیں ہے بلکہ سرکاری ہے لہذا یہ زمین عائشہ بی بی کو نہ دی جائے چنانچہ اماں جی کی طرف سے اس مقدمہ کی پیروی حضرت مولوی عبداللہ سنوری صاحب کے صاحبزادے صوفی عبدالقدیر صاحب نے کی کچھ دیر مقدمہ چلنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے آپ کی مدد کی اور زمین کا فیصلہ محترمہ کے حق میں کر دیا گیا۔ احمدیت میں داخل ہونے والے آپ کے خاندان کے تمام افراد حضرت مولانا عبداللہ سنوری صاحب کی معرفت اس روحانی لشکر میں داخل ہوئے۔

محترمہ بتایا کرتی تھیں کہ آپ کی جماعت غوث گڑھ کے اکثر فیصلے حضرت مولوی عبداللہ سنوری صاحب ہی کیا کرتے تھے۔

1947ء میں تقسیم ملک کے وقت محترمہ اماں جی عائشہ بی بی صاحبہ نے بچوں اور دیگر افراد خانہ کے ہمراہ دارالہجرت ربوہ کے قریبی گاؤں احمد نگر میں آگئے۔ ہندوستان میں آپ کی زرعی زمین کے کلیم پر چک نمبر 38 جنوبی ضلع سرگودھا میں سرکار نے آپ کو کچھ زمین دے دی چنانچہ احمد نگر سے آپ نے چک نمبر 38 جنوبی ضلع سرگودھا میں مستقل سکونت اختیار کی اور اسی زرعی زمین کو ذریعہ معاش بنایا۔

چک نمبر 38 جنوبی میں خاکسار کو مع اہلیہ محترمہ اماں جی کے قریب رہنے کا موقع ملا آپ نہایت دھیما مزاج رکھنے والی، غرباء کی ہمدرد، تہجد گزار، پنجوقتہ نمازی، احمدیت سے پیار کرنے والی اور خلافت احمدیہ سے عشق رکھنے والی خاتون تھیں۔ آپ کے منجھلے بیٹے مکرم چوہدری حشمت اللہ صاحب کی اہلیہ محترمہ اور آپ کی بہو محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ سابق صدر لجنہ چک نمبر 38 جنوبی جب بھی اماں جی عائشہ بی بی صاحبہ کا تذکرہ کرتی ہیں تو آبدیدہ ہو جاتی ہیں اور ہمیشہ یہ کہتی ہیں کہ اتنا محبت بھرا اور اچھا وقت شاید حقیقی ماں بیٹیوں کا بھی نہ گزرتا ہو جتنا میرا اور اماں جی کا گزرا ہے۔ نیز بتایا کہ اماں جی ہر حالت میں ہمیشہ نوافل ادا کرتی رہتیں اور نصف شب کو بلند آواز سے کلمۂ طیبہ کا ورد کرتی رہتی تھیں۔

اماں جی کی خلافت احمدیہ سے والہانہ محبت اور اطاعت اس چھوٹی سی بات سے بھی ظاہر ہوتی ہے کہ ایک دفعہ زیادہ تکلیف ہونے کے باوجود آپ دوائی نہیں کھا رہی تھیں، دل کی گھبراہٹ اور بے چینی بہت تھی تو آپ کی بہو محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ نے مجھے بلوایا کہ قطرے پلا دوں میں گیا، اماں جی کو سلام کیا، آپ نے دونوں ہاتھ اٹھائے اور میرے سر پر پھیرے میں نے کہا اماں جی یہ دوائی حضرت صاحب نے اپنی کتاب میں لکھی ہے آپ اس سے ٹھیک ہو جائیں گی تو وہی دوائی فی الفور پی لی یہ دوا کریٹیگس آپ کے دل کی دھڑکن کو معمول پر لے آتی تھی۔

ایسا بارہا ہوا کہ میرے جانے پر دوائی کھا لیتی تھیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین عطا فرمائے اور کروٹ کروٹ رحم کرے آخری وقت آپ کو چند گھنٹے بخار رہا 4 مئی 2008ء کو اللہ کے حضور حاضر ہوگئیں۔ اگلے دن بعد از نماز ظہر بیت الاحمدیہ چک نمبر 38 جنوبی میں نماز جنازہ ادا کی گئی اور آپ کا جسد خاکی ربوہ لے جایا گیا جہاں بیت المبارک میں دوسری دفعہ نماز جنازہ ادا کرنے کے بعد عام قبرستان ربوہ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تبدیلی کی ضرورت

تحریک جدید تعلیم و تربیت کا ایک عالمگیر آسمانی منصوبہ ہے اس کے لئے ہر فرد جماعت سے تا حد استطاعت مالی قربانی کی توقع وابستہ کی جاتی ہے جو خلیفہ وقت کی خدمت میں پیش کی جاتی ہے اس عالمگیر مہم کا تقاضا ہے کہ اس کے لئے استطاعت کو بڑھانے کا بھی اہتمام کیا جائے اس اہم بات کی طرف ہمیں سیدنا حضرت مصلح موعود نے حسب ذیل ارشاد میں متوجہ فرمایا ہے۔

''اگر ایک مکان بنانے والے کو اپنے حالات بدلنے پڑتے ہیں۔۔۔۔تو وہ قوم جس کے ذمہ ساری دنیا کی روحانی فتح ہے اور جس نے دنیا کو بدل کر ایک نئے رنگ میں ڈھالنا ہے اس کے لئے اپنے حالات میں کتنی عظیم الشان تبدیلی کی ضرورت ہے''۔

(مطالبات ص173)

اس ارشاد کی روشنی میں وعدہ جات تحریک جدید کو زیادہ سے زیادہ معیاری صورت میں اپنے محبوب امام کی خدمت میں پیش کرنے کا اہتمام کرنا ازبس ضروری ہے۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق سعید بخشے۔آمین

(مرسلہ: وکیل المال اوّل تحریک جدید)

فری کوچنگ کلاس

(مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ)

محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ کو دو ماہ کے لئے فری کوچنگ کلاس کے انعقاد کی توفیق ملی۔اس کلاس کی اختتامی تقریب مورخہ 26 فروری 2009ء کو بعد نماز مغرب نصرت جہاں اکیڈمی اردو میڈیم کے احاطہ میں منعقد ہوئی۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم خرم نوید صاحب ناظم امور طلبہ نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ مورخہ 3 تا 6 جنوری 2009ء کو دفتر مقامی میں 250 طلباء کی رجسٹریشن کی گئی۔مورخہ 10 جنوری کو کلاس کا افتتاح نصرت جہاں اکیڈمی اردو میڈیم میں بعد نماز عصر مکرم اسفندیار منیب صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان نے کیا۔ اس کوچنگ کلاس میں جماعت نہم و دہم اردو، انگلش میڈیم اور ایف۔اے' ایف ایس سی کے طلباء کے لئے کلاسز کا انتظام کیا گیا تھا۔جبکہ گزشتہ سال نہم اور دہم اردو میڈیم کے طلباء کی کلاسز ہوئی تھیں۔ امسال میٹرک کے طلباء کو فزکس، کیمسٹری ، بیالوجی انگلش اور ریاضی کے مضامین پڑھائے گئے۔ جبکہ انٹرمیڈیٹ کے طلباء کے لئے فزکس، کیمسٹری بیالوجی ،انگلش ، ریاضی ،شماریات اور معاشیات کے مضامین کی تدریس کا انتظام تھا۔سکول کے طلباء کے لئے پیریڈ کا دورانیہ 35 منٹ جبکہ کالج کے طلباء کیلئے 40 منٹ کا ہوتا رہا۔کل 150 طلباء نے باقاعدگی سے کلاسز میں شامل ہو کر فائدہ اٹھایا۔نصاب کی ہفتہ وار تقسیم کا عمل کلاس کے شروع میں ہی کر لیا گیا۔کوشش کی گئی کہ امتحانی نقطہ نگاہ سے تمام مضامین کے اہم ابواب کی تیاری کروائی جائے۔آخر پر انہوں نے پرنسپل صاحب نصرت جہاں اکیڈمی اردو میڈیم اساتذہ کرام اور معاونین کا شکریہ ادا کیا بعدہ مہمان خصوصی مکرم خواجہ سعادت احمد صاحب مہتمم مقامی ربوہ نے امتحانات میں کامیاب ہونے والے طلباء میں انعامات تقسیم کئے اور خطاب کیا۔ازاں بعد مکرم راجہ فاضل احمد صاحب پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی اردو میڈیم نے دعا کرائی۔آخر پر تمام مہمانان کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔

(اے۔نور)

سانحہ ارتحال

مکرم ریاض احمد صاحب چودھری ناصر آباد شرقی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے پیارے تایا سسر مکرم عبدالرحمٰن صاحب دہلوی مورخہ 15 فروری 2009ء کو کینیڈا کے ہسپتال میں زیر علاج رہنے کے بعد وفات پا گئے مرحوم مکرم صوبیدار عبدالمنان صاحب سابق آفیسر حفاظت خاص کے برادر تھے اور مکرم ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب دہلوی کے صاحبزادے تھے مرحوم کو دعاؤں کے سایہ میں عام قبرستان کینیڈا میں سپرد خاک کر دیا گیا۔آپ کو بچوں نے اپنے پاس کینیڈا بلا لیا۔آپ کو ہر کام سے آزاد کرتے ہوئے آپ کو خدمت دین کا بھرپور موقع دیا۔فوجی ملازمت کے دوران آپ نے مکرم بشیر احمد آرچرڈ صاحب کو احمدیت کا پیغام پہنچانے کی بفضل اللہ تعالیٰ توفیق پائی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کی تحریک پر ان کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی اور آپ کو ملکہ وکٹوریہ کو بھی احمدیت کا پیغام پہنچانے کی توفیق ملی۔ نیز اپنے بیٹے مکرم نسیم الرحمٰن صاحب اور اپنی بیوی کی وفات کا صدمہ بڑے حوصلہ سے برداشت کیا مرکز سلسلہ احمدیہ ربوہ میں قیام کے دوران صدر انجمن احمدیہ نظارت امور عامہ میں ملازمت اختیار کر لی۔ آپ باقاعدگی سے وقت کی پابندی کے ساتھ دفتر جاتے اور اپنے فرائض منصبی محنت اور دلجمعی سے ادا کرنے میں کوشاں رہتے۔دفتر جانے سے پہلے اپنے چھوٹے بھائیوں کا احوال پوچھنے کے لئے ان کے گھروں میں جاتے تھے۔ مہمان نواز تھے، کفایت شعاری کرتے کسی چیز کے ضائع کرنے کو پسند نہیں کرتے تھے۔احباب کرام سے دعاؤں کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے' درجات بلند کرتا چلا جائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔آمین

درخواست دعا

حضرت مصلح موعود نے جلسہ سالانہ 1956ء پر یہ اعلان فرمایا تھا کہ خلافت کے متعلق حضور کی تازہ تقاریر کا امتحان لیا جائے گا۔چنانچہ جولائی 1957ء میں حضور کی جلسہ سالانہ 1956ء کی ہر دو تقاریر خلافت حقہ...... اور نظام آسمانی کی مخالفت اور اس کا پس منظر کا امتحان لیا گیا اور کل 2746 افراد نے امتحان میں حصہ لیا اور اول انعام مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب سیالکوٹی نے حاصل کیا اور جلسہ سالانہ ربوہ 1957ء پر حضرت مصلح موعود کے ہاتھ سے انعام حاصل کیا۔

اب پچاس سال کے بعد 2008ء میں مجلس انصاراللہ پاکستان نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت پر خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے لئے حضرت مصلح موعود کی انہی دو تقاریر کا امتحان لیا اور اس میں 10779 انصار نے شمولیت کی اور ان کے بیٹے مکرم مجید احمد بشیر صاحب لاہور نے اول پوزیشن حاصل کی۔ اللہ تعالیٰ اس خاندان کیلئے یہ کامیابی مبارک کرے اور بچوں کو بھی خلافت سے ایسی ہی وفا کی توفیق دے۔آمین

فوری رابطہ کریں

مکرمہ غزالہ احمد ڈار صاحبہ اہلیہ مکرم محمد احمد ڈار صاحب 94/4 کینٹ بازار ڈرگ روڈ کراچی نے مورخہ 3 جون 2007ء کو کراچی سے وصیت کروائی تھی۔مکرم سیکرٹری صاحب وصایا کراچی کی طرف سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ موصوفہ بیرون ملک (کسی دوسرے ملک) چلی گئی ہیں۔اگر مکرمہ موصیہ صاحبہ خود پڑھیں یا کسی عزیز کو ان کے بارے میں معلوم ہو تو براہ کرم دفتر وصیت سے رابطہ کریں یا مکمل موجودہ پتہ سے آگاہ کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

ضرورت مند مریضوں کا مفت علاج

فضل عمر ہسپتال ربوہ دکھی اور ضرورت مند مریضوں کا مفت علاج کرتا ہے۔مخیّر حضرات سے درخواست ہے کہ وہ اس سہولت کے فراہم کرنے میں ادارہ کی معاونت فرمائیں اور اپنی رقوم مدنادار مریضان میں بھجوا کر ثواب دارین حاصل کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

جماعتی چندوں کے لئے ایک نظام کی بنیاد

حضرت مسیح موعود سب سے زیادہ اس فکر میں رہتے تھے کہ حق کے طالبوں کا ایک گروہ ہمیشہ آپ کے پاس رہے اور دور و نزدیک سے لوگ آکر رہیں اور اپنے شبہات کا ازالہ کریں اور خدا کی راہ آپ سے سیکھیں۔ نیز جو کچھ آپ کتاب یا اشتہار کی شکل میں لکھیں وہ شائع ہو۔اگرچہ یہ سلسلہ اب تک باقاعدگی سے جاری تھا اور اس کے لئے جماعت کے مخلصین۔ اپنی مرضی سے حسب توفیق بوجھ اٹھاتے آرہے تھے لیکن چونکہ 1902ء تک تنہا لنگرخانے کا خرچ آٹھ سو ماہوار تک پہنچ چکا تھا اور مدرسہ تعلیم الاسلام اور میگزین (ریویو آف ریلیجنز) کے اجراء سے جماعت پر مزید ذمہ داریاں عائد ہو چکی تھیں اس لئے وقت آگیا تھا کہ جماعتی چندوں کی فراہمی کے لئے ایک نظام قائم کیا جائے۔ لہٰذا حضرت اقدس نے 5 مارچ 1902ء کو بذریعہ اشتہار ہدایت فرمائی کہ ہر ایک احمدی لنگرخانہ اور مدرسہ کی ضروریات کے لئے اپنی استطاعت کے مطابق ماہوار چندہ اپنے پر مقرر کر کے مولوی عبدالکریم صاحب کو اطلاع دے۔ان لازمی چندوں کے علاوہ زکوٰۃ اور صدقات کی رقوم کے متعلق بھی آپ نے ارشاد فرمایا کہ وہ ہر ماہ یہاں آنی چاہئیں۔اس اشتہار میں (جسے جماعت احمدیہ کے مالی نظام کے لئے سنگ بنیاد کی حیثیت حاصل ہے) حضور نے اس نئے نظام کی اہمیت واضح کرتے ہوئے تاکید فرمائی کہ:

''ہر ایک شخص جو مرید ہے اس کو چاہئے جو اپنے نفس پر کچھ ماہوار چندہ مقرر کر دے خواہ ایک پیسہ ہو اور خواہ ایک دھیلہ اور جو شخص کچھ بھی مقرر نہیں کرتا اور نہ جسمانی طور پر اس سلسلہ کے لئے کچھ بھی مدد دے سکتا ہے وہ منافق ہے۔اب اس کے بعد وہ سلسلہ میں نہیں رہ سکے گا۔اس اشتہار کے شائع ہونے سے تین ماہ بعد تک ہر ایک بیعت کرنے والے کے جواب کا انتظار کیا جائے گا کہ وہ کیا کچھ ماہواری چندہ اس سلسلہ کی مدد کے لئے قبول کرتا ہے اور اگر تین ماہ تک کسی کا جواب نہ آیا تو سلسلہ بیعت سے اس کا نام کاٹ دیا جائے گا اور مشتہر کر دیا جائے گا''۔

اس اشتہار کے نتیجہ میں لنگرخانہ اور میگزین کے لئے باقاعدگی سے چندہ فراہم ہونا شروع ہو گیا اور کئی دوستوں نے سرگرمی دکھلائی خصوصاً صوبہ پنجاب کی احمدی جماعتوں نے ایسا نمایاں حصہ لیا کہ حضور نے بھی بہت تعریف فرمائی۔(تاریخ احمدیت جلد 2 ص 210)

کوالٹی جیولری میں با اعتماد نام
رحیم جیولرز
نور مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ 047-6215045

خبریں
ملکی اخبارات میں سے

وزیراعظم کی ایڈوائس پر موبائل عدالتوں کا آرڈیننس واپس لے لیا گیا

ایوان صدر کے ترجمان فرحت اللہ بابر کی طرف سے جاری ہونے والے بیان کے مطابق وزیراعظم کی ایڈوائس پر موبائل عدالتوں کے قیام کا آرڈیننس واپس لے لیا گیا ہے۔ وزیراعظم نے قومی اسمبلی میں خطاب کے دوران کہا تھا کہ یہ آرڈیننس آئین کے آرٹیکل 84 کے تحت جاری کیا گیا تھا اور اسی آرڈیننس کی ایک شق کے تحت میں صدر کو ایڈوائس دیتا ہوں کہ وہ یہ آرڈیننس واپس لے لیں کیونکہ سیاسی جماعتوں میں اس پر اتفاق رائے نہیں۔ انہوں نے کہا کہ جب یہ آرڈیننس آیا تھا اس وقت ایوان سیشن میں نہیں تھا لیکن بعد میں قومی اسمبلی کا اجلاس شروع ہوگیا اور اجلاس کے دوران آرڈیننس جاری نہیں ہوسکتا۔ پارلیمنٹ کا تقدس برقرار رکھنا ضروری ہے۔

صدر زرداری کا سری لنکن ہم منصب کو فون، واقعہ پر اظہار افسوس

صدر زرداری اور وزیراعظم گیلانی نے لاہور میں سری لنکا کی قومی کرکٹ ٹیم پر دہشت گردی کے حملے کی شدید مذمت کرتے ہوئے اس واقعہ کی فوری تحقیقات کا حکم دیا ہے۔ صدر نے سری لنکن ہم منصب کو ٹیلی فون کر کے کرکٹ ٹیم پر حملے پر اظہار افسوس کیا اور کہا کہ واقعے کی مکمل تحقیقات کروائی جائیں گی اور ملزمان کو کیفر کردار تک پہنچائیں گے۔

ٹیم پر حملہ بزدلانہ کارروائی ہے، کھلاڑی خیر سگالی سفیر کے طور پر پاکستان گئے تھے

سری لنکا کے صدر مہندارا جاپا کسے نے لاہور میں سری لنکن کرکٹ ٹیم پر حملے کی مذمت کرتے ہوئے اسے بزدلانہ کارروائی قرار دیا ہے اور ٹیم کو فوری طور پر وطن واپس بلالیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کھلاڑی خیر سگالی کے طور پر پاکستان گئے تھے۔ اے این این کے مطابق پاکستان میں سری لنکن ہائی کمیشن کے تھرڈ سیکرٹری چمرارانا ویرانے کہا ہے کہ وہ یہ نہیں جانتے کہ لاہور میں سری لنکن کرکٹ ٹیم پر حملہ کس نے کیا ہے۔ زیادہ امکان یہی ہے کہ پولیس اس حملے کا ہدف تھی، چار کھلاڑی اور اسسٹنٹ کوچ معمولی زخمی ہوئے جبکہ دو کھلاڑیوں کو شدید زخم آئے۔

پنجاب اسمبلی کے 207 ارکان کا شہباز شریف کی قیادت پر بھرپور اعتماد کا اظہار

پنجاب اسمبلی کے 207 ارکان نے گورنر راج کے خلاف اور شہباز شریف کی قیادت پر بھرپور اعتماد کی قرارداد متفقہ طور پر منظور کرلی۔ قرارداد میں فارورڈ بلاک کے ارکان نے بھی ساتھ دیا۔ ایوان نے سری لنکن ٹیم پر حملے کے خلاف مذمتی قرارداد بھی منظور کی اور اس انتظامی ناکامی پر گورنر پنجاب کے استعفیٰ کا مطالبہ کیا۔ پنجاب اسمبلی کا اجلاس سپیکر رانا محمد اقبال خان کی صدارت میں ہوا۔

حملے میں بھارت ملوث ہوسکتا ہے

ملک کے اعلیٰ تحقیقاتی اداروں کا کہنا ہے کہ لاہور میں سری لنکن کرکٹ ٹیم پر حملے میں پڑوسی ملک بھارت ملوث ہوسکتا ہے کیونکہ قومی سلامتی اداروں کے پاس ایسی اطلاعات موجود تھیں جن کے مطابق چندروز قبل بھارتی خفیہ ایجنسی ''را'' کے دہشت گرد واہگہ بارڈر کے ذریعے لاہور میں داخل ہوئے تھے اور اس حوالے سے متعلقہ سکیورٹی اداروں کو بھی آگاہ کردیا گیا تھا کہ ممبئی حملوں کے ردعمل کے طور پر کسی بھی وقت کوئی بھی کارروائی ہو سکتی ہے۔ قومی سلامتی کے اداروں نے اس حوالے سے لاہور اور کراچی کی نشاندہی بھی کردی تھی۔

مفاہمت اعلان بھوربن، میثاق جمہوریت پر عملدرآمد سے ہوسکتی ہے

مسلم لیگ (ن) نے حکومت سے کسی قسم کی مفاہمت کو اعلان بھوربن اور چارٹر آف ڈیموکریسی کے طے شدہ معاملات پر عملدرآمد سے مشروط کرتے ہوئے کہا ہے کہ پنجاب حکومت کی بحالی 25 فروری والی سطح پر کرنا ہوگی۔

پاکستان میں ورلڈ کپ کے میچوں کا فیصلہ اپریل میں ہوگا

انٹرنیشنل کرکٹ کونسل کے صدر ڈیوڈ مورگن نے کہا کہ پاکستان میں ورلڈ کپ کرکٹ ٹورنامنٹ کے میچز کا فیصلہ اپریل میں ہوگا۔ یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ پاکستان کھلاڑیوں کے لئے ہمیشہ غیر محفوظ رہے گا۔ آئی سی سی کے چیف ایگزیکٹو ہارون لورگاٹ نے لاہور کے واقعہ پر افسوس کرتے ہوئے کہا کہ دنیا بھر میں خطرات موجود ہیں لیکن کرکٹ جاری رہنی چاہئے۔

سانحہ ارتحال

محترمہ سیدہ منیرہ یوسف صاحبہ اہلیہ مکرم مولانا کمال یوسف صاحب سابق مربی سلسلہ سکینڈے نیویا 25 فروری 2009ء کو اوسلو ناروے میں بعمر 61 سال انتقال کرگئیں۔ 27 فروری کو ساڑھے گیارہ بجے اوسلو میں مکرم زرتشت منیر صاحب امیر جماعت ناروے نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی جس میں کثیر تعداد میں سکینڈے نیوین ممالک سے احباب جماعت نے شرکت کی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت الفتوح لندن میں بعد نماز جمعہ ان کی نماز جنازہ غائب پڑھائی اور خطبہ جمعہ میں ان کا ذکر خیر کرتے ہوئے فرمایا۔

''......پھر اگلا ہے سیدہ منیرہ یوسف صاحبہ یہ مکرم کمال یوسف صاحب کی اہلیہ ہیں۔ یہ بھی ایک لمبی علالت کے بعد کینسر کی تکلیف تھی ان کو 25 فروری کو ان کی وفات ہوئی ہے آپ حضرت سید سرور شاہ صاحب کی پوتی تھیں۔ کمال یوسف صاحب سکینڈے نیوین ممالک میں...... کے طور پر بڑا کام کرتے رہے ہیں۔ یہ ان کے ساتھ رہی ہیں۔ مہمان نواز تھیں۔ مشن ہاؤس وغیرہ کا خیال رکھتی رہیں اور جماعت سے بڑا تعلق حضرت مسیح موعود اور خلفاء کے ساتھ بڑا تعلق اور غیرت رکھتی تھیں ان کے لئے اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے ان کی ایک بیٹی اور دو بیٹے ہیں۔ کمال یوسف صاحب ان کے خاوند حیات ہیں اللہ کے فضل سے۔''

مرحومہ حضرت مولانا سید سرور شاہ صاحب کی پوتی اور محترم سید مبارک احمد شاہ صاحب مقیم جرمنی کی صاحبزادی تھیں۔ آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ اس لئے ان کی میت ربوہ لائی گئی اور یکم مارچ کو بعد نماز عصر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے بیت المبارک ربوہ میں نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے ہی دعا کروائی۔

مرحومہ نے دو بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑی ہیں۔ بڑے بیٹے مکرم سید نثار یوسف صاحب، مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید ربوہ کے داماد جبکہ دوسرے دونوں بچے مکرم جلال یوسف صاحب اور مکرمہ ناصرہ اعجاز صاحبہ بھی شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں۔

احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور ان کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرے۔ آمین

ربوہ میں طلوع وغروب 5۔ مارچ	
طلوع فجر	5:05
طلوع آفتاب	6:29
زوال آفتاب	12:20
غروب آفتاب	6:11

دانتوں کا معائنہ مفت ☆ عصر تا عشاء
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد/ طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

طاہر ہومیو پیتھک کنسلٹیشن کلینک
ڈاکٹر مرتضیٰ احمد ایم بی بی ایس K.E ایم ڈی ایران
اللہ کے فضل سے ہر طرح کے پیچیدہ، کرانک اور لاعلاج امراض کا تسلی بخش علاج کیا جاتا ہے۔ مشورہ کیلئے بالمشافہ ملیں یا اپنے مفصل حالات لکھ کر بذریعہ پوسٹ میڈیسن طلب کرسکتے ہیں
424-D فیصل ٹاؤن لاہور نزد گورمہ بیکرز
0322-4223537 ☎ 042-5221477

آندرے آس لینگوئج انسٹیٹیوٹ
جرمن زبان سیکھیے
گوئٹے انسٹیٹیوٹ سے سند یافتہ ٹیچر
اور اب لاہور کراچی ٹیسٹ کی تیاری کیلئے بھی تشریف لائیں۔
(1) کورس دو ماہ -/4000 ماہانہ (2) کورس تین ماہ -/6000 ماہانہ (3) صرف تیاری ٹیسٹ ایک ماہ -/4000
برائے رابطہ: طارق شبیر دارالرحمت غربی ربوہ
03336715543, 03007702423, 0476213372

FD-10

RAYYAN'S ®
The Real Fried Chicken in Town™
F-8 Markaz, Islamabad, PH:2855496-7
Commercial Market, Rawalpindi, PH:4843501-2

ضلع چنیوٹ کا پہلا جدید ترین فل پریشر CNG سٹیشن احمدی بھائیوں کا اپنا CNG سٹیشن
پاکستان CNG سٹیشن احمد نگر
نزد ربوہ
Pakistan CNG
چوہدری سہیل مشتاق
0322-6002323
0321-6002323
0323-6002323